مقالہ برائے پی ایچ۔ڈی

مالدیپ کی حضارۃ

اور

ادب پر اسلام کے اثرات

زیرِ نگرانی

جناب پروفیسر ڈاکٹر امان اللہ خان صاحب
چیئرمین انسٹی ٹیوٹ علومِ اسلامیہ جامعہ پنجاب
لاہور

۸ ذوالحجہ ۱۴۰۵ھ
۲۵ راگست ۱۹۸۵ء

مقالہ نگار

قاری محمد یونس ایم۔اے

مکان نمبر ۱/۷۰ گلی نمبر ۳۶ الیف ۶/۱ اسلام آباد

<u>Declaration required under Regulations for Research Students</u>

Hereby I declare that the thesis mentioned in my application for obtaining Ph. D. degree under the title of :

" مالدیپ کی حضارة و ادب پر اسلام کے اثرات "

is not substantially the same as one which has already been submitted at any other University nor shall it be submitted in future for obtaining a similar degree of any other University.

Islamabad :
25 August, 1985

(Qari Muhammad Younus)
M.A

مالدیپ کی حضارة اور ادب پر

اسلام کے اثرات

مقالہ

برائے

پی ایچ ۔ ڈی

مقالہ نگار :

القاری محمد یونس

ایم ۔ اے ، علوم اسلامیہ ۔ عربی ،

مکان نمبر 70/1 گلی نمبر 36 ،

ایف 6 / 1 ۔ اسلام آباد

زیر نگرانی :

جناب پروفیسر ڈاکٹر امان اللہ خان

ایم ۔ اے (علوم اسلامیہ) ، ایم ۔اے (تاریخ)

پی ایچ ۔ ڈی ،

چیئرمین انسٹیٹیوٹ علوم اسلامیہ ،

جامعہ پنجاب، لاھور ۔

۸ ذوالحجہ ۱۴۰۵ھ

۲۵ اگست ۱۹۸۵ء

اظہار تشکر

مالدیپ ایک اسلامی ملک ہے اور ہمیشہ نامور سیاحوں کی توجہ کا مرکز رہا ہے ۔ مقالہ نگار سیاح تو نہیں لیکن اس کی خوش قسمتی یہ ہے کہ اسے تین سال تک ان جزائر میں رہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور یہاں کے رہنے والوں کی دینی خدمت کا موقع ملا ۔ اسی کے نتیجہ میں یہ خواہش بیدار ہوئی کہ اِن جزائر کے بارے میں تفصیلی معلومات اکٹھی کر کے مرتب کر دی جائیں ۔ لیکن جب کام شروع کیا تو یوں محسوس ہوا کہ اس کے لیے چڑیا کی طرح تنکے چن چن کر آشیانہ بنانا ہوگا ۔ ایک نادر موضوع ہونے کی وجہ سے اکثر کتب خانے اس سے متعلق مواد سے تہی دامن تھے ۔ اور اکثر اہلِ علم اس پر تحقیقی روشنی ڈالنے سے قاصر تھے ۔

مقالہ نگار نے انتھک تلاش و تحقیق کے بعد جزائر مالدیپ کے بارے میں انتہائی مستند اور معتبر مواد اکٹھا کیا اور نامعلوم کہاں کہاں سے نایاب موتی لا کر اس مقالے کے گلدان میں سجائے ۔ اس سلسلے میں جن کرم فرماؤں نے میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا ان میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے چیف لائبریرین جناب انور قریشی صاحب ، پنجاب پبلک لائبریری کے جناب محمد اسلم صاحب ، زینت القراء قاری غلام رسول صاحب ، جناب عبدالمالک عرفانی صاحب رکن اسلامی نظریاتی کونسل ، جناب عبدالحئ صدیقی صاحب ، صدر شعبہ عربی و علوم اسلامیہ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائن لاہور اور پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب چیئرمین شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی قابل ذکر ہیں ۔ میں ان سب کا شکرگزار ہوں ۔ اس سلسلے میں پروفیسر ڈی ۔ ایم ڈنلپ ، کیمبرج یونیورسٹی خاص طور پر تشکر کے مستحق ہیں ۔ انہوں نے انڈیا آفس لائبریری سے مالدیپ کے بارے میں اکتشافات کی یادداشتیں بھیجیں جو مالدیپ کے بارے میں وسیع سروے اور گہری تحقیقات کا نتیجہ ہیں ۔

جناب ڈاکٹر امان اللہ خان صاحب ، چیئرمین انسٹیٹیوٹ علوم اسلامیہ ، پنجاب یونیورسٹی اس مقالہ کی تیاری میں میرے نگران تھے ۔ انہوں نے رسمی رہنمائی سے بڑھ کر

جس طرح قدم قدم پر میری رہبری کی اور ریسرچ کے اصول و قواعد ذہن نشین کرائے مختلف مآخذ کی نشاندہی کی ، مسوّدات کی تیاری اور ترتیب میں خصوصی دلچسپی لی ، یہ تشنگان علم سے ان کی روایتی محبت و شفقت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے - میرا رواں رواں ان کے لیے تشکّر کے جذبات سے معمور ہے - انہیں کے کہنے پر جناب عبدالمالک عرفانی صاحب نے آخری ٹائپ شدہ مسودہ پڑھنے میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا -

(القاری محمّد یونس)

فہرست مشمولات

صفحہ نمبر	
تقدیم	١
باب اول : مالدیپ ، جغرافیائی تعارف	١٠
باب ثانی : مالدیپ — باشندے ، زبان اور تمدن	٢٥
باب ثالث : مالدیپ کے سیاسی ، سماجی اور تہذیبی حالات مختلف ادوار کے اعتبار سے -	٣٨
باب رابع : مالدیپ میں اسلام کی آمد اور اس کی تبلیغ و اشاعت	١٢٢
باب خامس : مالدیپ کی زبان و ادب پر اسلام کے اثرات -	١٧٠
باب سادس : مالدیپ کے نامور ادباء — ایک تعارف —	١٧٧
باب سابع : مالدیپ کی ثقافت و تمدن پر اسلام کے اثرات کا جائزہ -	١٨٣
باب ثامن : مالدیپ کے علمائے اسلام کی دینی و علمی خدمات -	١٩٢
باب تاسع : مالدیپ کی اہم دینی ، علمی اور اصلاحی تحریکیں	١٩٨
باب عاشر : دور حاضر میں اہل مالدیپ کے دینی و ادبی رجحانات کا تنقیدی جائزہ -	٢٠٥
باب حادی عشر : اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور مالدیپ	٢٠٩
باب ثانی عشر : باز گشت -	٢١٣
نقشے جات اور تصاویر	٢٣٨ - ٢٥٨
مصادر و ماخذ	٢٥٩

......

فہرست نقشہ جات و تصاویر

نقشہ جات و جدولیں ۔

1۔ جدول اسماء اٹول (صفحہ 19 قدیم، صفحہ ۲۳۸ جدید)

2۔ دویہی ابجد و تحریر (صفحہ 28 اور 176)

3۔ نقشہ جزائر مالدیپ (صفحہ 135 الف، صفحہ ۲۳۹)

4۔ نقشہ جزائر مالدیپ ۔ انتظامی تقسیم (صفحہ ۲۴۰)

5۔ تفصیل آباد جزائر ۔ (صفحہ ۲۴۱)

6۔ نقشہ اٹول ہا الفُ اور ہا دالُ (صفحہ ۲۴۲)

7۔ نقشہ اٹول شاویانی (صفحہ ۲۴۳)

8۔ نقشہ اٹول نونُ (صفحہ ۲۴۴)

9۔ نقشہ اٹول را (صفحہ ۲۴۵)

10۔ نقشہ اٹول با (صفحہ ۲۴۶)

11۔ نقشہ اٹول لاویانی (صفحہ ۲۴۷)

12۔ نقشہ اٹول کافُ (صفحہ ۲۴۸)

13۔ نقشہ اٹول الفُ (صفحہ ۲۴۹)

14۔ نقشہ اٹول واوُ (صفحہ ۲۵۰)

15۔ نقشہ اٹول میمُ (صفحہ ۲۵۱)

16۔ نقشہ اٹول " فا " (صفحہ ۲۵۲)

17۔ نقشہ اٹول دالُ (صفحہ ۲۵۳)

18۔ نقشہ اٹول تا (صفحہ ۲۵۴)

19۔ نقشہ اٹول لامُ (صفحہ ۲۵۵)

20۔ نقشہ اثول ہوادو (اثول گاف' الف' اور اثول گاف' دال') (صفحہ ۲۵۶)

21۔ نقشہ اثول ناڈیانی اوراثول سین' (صفحہ ۲۵۷)

<u>تصاویر -</u>

1۔ مسجد البریری کی دیوار پر کندہ عبارت (صفحہ 30)

2۔ مینار
کپڑے کی بنائی
چٹائی کی بنائی
لکڑی کے برتن
ماہی گیری کی کشتیاں
ناریل کا درخت
(صفحہ ۲۵۸)

تقدیم

قدرت نے بحر ہند کی وسیع و عریض ردائے نیلگوں کے ایک گوشے کو لوٗ لوٗ و مرجان کے جگمگاتے ہوئے جزیرون کے ایک پھیلے ہوئے جھومر سے آراستہ کر رکھا ہے - یہی مالدیپ (محل دیپ) ہے - رشک کہکشان ، جنت نشان ، یہ ایک ننھی سی آزاد ریاست ہے جو تہذیب نو کے فتنہ پرور جھمیلون سے دور صدیون سے اپنی رعنائیون کو سمیٹے ہوئے الگ تھلگ کنج امن مین آباد ہے -

مالدیپ کے مجمع الجزائر کو بہت سے نامور علماء ، جغرافیا دانون ، تاریخ نگارون اور سیاحون نے بچشم خود دیکھا ، یا معتبر ذرائع سے مالدیپ کے بارے مین قابل قدر معلومات جمع کین -

خوش قسمتی سے مالدیپ کے مجمع الجزائر کا ذکر قدیم کتابون مین بھی ملتا ہے - اس سلسلے مین سب سے قدیم مصدر معلومات خود ہندوستان کا ایک عظیم عالم پاتنجلی ہے - جو دوسری صدی قبل مسیح مین بمقام گونڈا پیدا ہوا - یہ مقام اودھ سے بیس میل شمال مغرب مین واقع ہے -[1] پاتنجلی نے مالدیپ کے بارے مین نہایت معتمد اور صحیح معلومات مہیا کی ہین - جو ابو الریحان البیرونی (متوفی ۴۴۳ ھ / ۱۰۵۱ ء) نے اپنی مشہور تالیف کتاب فی تحقیق ماللہند [2] مین درج کر دی ہین - مالدیپ سے متعلق وہ تفصیلات جو پاتنجلی کے حوالے سے ہم تک پہنچی ہین نہایت درست ہین اور واقعیت پر مبنی ہین - چنانچہ اسکی بیان کردہ کیفیت ان جزیرون مین اب تک پائی جاتی ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے

---

۱ - انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا ، (طبع نہم) ، ۲۱ : ۲۹۲

۲ - البیرونی ، کتاب فی تحقیق ماللہند ، حیدر آباد ، ۱۹۵۸ء ، ص ۱۶۹ ، ۱۹۱ ، ۲۳۲ -

کہ پاتنجلی کے یہ بیانات اس کے چشم دید مشاھدات کی روشنی مین مرتب کیے گئے ۔ ابو الریحان البیرونی نے بھی تحقیق کا حق ادا کرتے ھوئے صرف ثقہ اور معتبر معلومات ھی کو جمع کیا ھے ۔ اور پاتنجلی کے بیان کو اپنے لفظون مین بیان کر دیا ھے ۔

البیرونی کی فراھم کردہ معلومات کی تائید و تصدیق بعد کے آنے والے سیاح اور مورخ اپنے عینی مشاھدات کی بناء پر کرتے رھے ھین ۔ البیرونی نے ان جزیرون کو " دیجات " کہا ھے ۔[٣]

پاتنجلی کے ھمعصر ایک مشہور یونانی جغرافیہ دان بطلیموس (Ptolemy) نے، جو ١٦١ م تک زندہ تھا، اپنی معرکۃ الآراء کتاب " جغرافیا " مین Taprobane (یعنی لنکا) کا ذکر کیا ھے ۔[٤] اور ساتھ ھی ساتھ یہ بھی بیان کیا ھے کہ لنکا کے سامنے دور سمندر مین بے شمار جزیرون کا ایک جھرمٹ ھے ۔ ان جزیرون کی تعداد ١٣٧٨ بتائی جاتی ھے ۔ بطلیموس نے آگے چل کر Maniolae کا بھی ذکر کیا ھے ۔ شاید ان سے بھی مالدیپ ھی کے جزیرے مقصود ھین ۔ اور ان جزائر کے بارے مین ایک نئی اور دلچسپ تفصیل بیان کی ھے کہ یہان سنگ مقناطیس کی پہاڑی بھی ھے جو کشش مقناطیسی سے کشتیون مین لگی ھوئی لوھے کی میخون کو اپنی طرف بڑی طاقت سے کھینچ لیتی ھے ۔ اور کشتیان تیزی سے کھینچ کر ساحل سے ٹکراتی ھین اور پاش پاش ھو جاتی ھین ۔[٥] مگر ایسی ایک مشہور پہاڑی بحیرۂ احمر کے دھانے پر افریقی ساحل کے ساتھ خلیج باب المندب (Gate of Tears) مین واقع ھے ۔[٦] بظاھر بطلیموس نے مالدیپ کے مجمع الجزائر کو باب المندب

---

٣ ۔ " دیجات " جمع دیب، جو دیپ /دیو کا معرب ھے ۔ فارسی مین "جات" کا لاحقہ جمع کے صیغے کے لیے آتا ھے مثلاً پروانہ سے پروانہ جات، کارخانہ سے کارخانہ جات، مصالحہ سے مصالجات، کشتہ سے کشتہ جات (فرھنگ استینگاس)

٤ ۔ Geographia، جلد دوم، ص ١٧٢ (کتاب ھفتم، باب ٤، فصل ١ - ١٥) ، نیز دیکھیے ترجمہ بزبان انگریزی از J.W. Crindle (بعنوان Ancient India)، لندن ١٨٨٥ء ، فصل ١٣، ص ٢٣٧ ۔

٥ ۔ Geographia، جلد دوم، ص ١٧٠ (کتاب ھفتم، باب ٢، فصل ٣١) نیز Ancient India ص ٢٣٩

٦ ۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا ، طبع دھم، ٣ ١٧٩٠ ، ٢٠ : ٣١٦ ۔

سے خلط ملط کر دیا ہے ۔

اگرچہ بطلمیوس کو سمندر کے اس خطے میں بنفس خود آنے کا موقع نہیں ملا ، مگر اس نے یہ تمام معلومات سکندر اعظم کے ساتھ آنے والے معتبر مورخین اور ان کے بعد بحر ہند (مشرق) سے بحیرۂ قلزم کے راستے مصر کو آنے جانے والے تاجروں اور سیاحوں سے سن سن کر جمع کی ہیں ۔ [7]

بعد ازاں اسکندریہ (مصر) کے ایک نسطوری عیسائی کوسماس (Cosmas) کے مشاہدات سامنے آتے ہیں ۔ کوسماس جسے Indicopleustes یعنی بحر ہند کا جہاز راں کہا جاتا ہے ایک تاجر، سیاح اور جغرافیا داں تھا ۔ اس نے ۵۳۵ م میں اپنی مشہور کتاب، طوبوغرافیا " (بارہ جلدوں میں) تصنیف کی ۔ وہ مالدیپ کے جزائر سے واقف تھا ۔ اس نے لکھا ہے کہ Sielediba (سیلا دیبہ) یعنی سیلون (: لنکا) کے آس پاس بے شمار جزیروں کے مجموعے ہیں جو کئی کئی ٹاپوؤں سے مل کر الگ الگ وحدت کی شکل اختیار کر گئے ہیں ، ان جزائر میں ناریل کے درخت بکثرت پیدا ہوتے ہیں اور یہاں تازہ پانی بھی دستیاب ہے ۔ کوسماس نے ان جزائر کا نام نہیں بتایا ۔ [8]

ہمیں یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ اس دور کے تاجروں اور سیاحوں کو سمندری سفر کی سہولت فراہم کرنے کے لیے جزیرہ نمائے عرب اور خلیج عربی کے مسلمان جہاز رانوں کی خدمات میسر تھیں ۔ یہ جہاز راں اور ملاح علم الھیئت اور علم النجوم سے گہری واقفیت رکھتے تھے ۔ در اصل یہی مہم جو جہاز راں جب کبھی لمبے لمبے بحری سفروں سے واپس آتے تو اپنی داستان سفر سے لوگوں کو محظوظ کرتے تھے ۔ اور عجائبات عالم بیان کر کر کے سامعین سے داد سخن

---

۷ - Ancient India : J.W. Crindle ، لندن ۱۸۸۵ء ، ص ۲۳۹ ۔

۸ - Collection of Travels: Thevenot باب ہند و چین ۔

پاتے تھے ۔ خلیفہ ہارون الرشید (۱۷۰ ھ /۷۸۶ م تا ۱۹۳ھ / ۸۰۹ م) کے زمانے کی لکھی ہوئی مشہور عالم الف لیلہ و لیلہ میں سند باد الجہازی کے قصے، چین کی شہزادیوں کے افسانے حقیقت میں انہی جہاز رانوں اور بحری تاجروں کی داستانوں سے اخذ کیے گئے ہیں ۔

ڈاکٹر قدرت اللہ فاطمی نے اپنے ایک تحقیقی مقالے میں امام البخاری کی التاریخ الکبیر [9] اور ابن الاثیر کی اللباب فی تہذیب الانساب [10] کے حوالے سے ثابت کیا ہے کہ خلیفہ ابو جعفر المنصور (۱۳۶ ھ / ۷۵۱ م تا ۱۵۸ ھ / ۷۷۵ م) نے چین کے شہنشاہ سوتسانگ (Sui Tsang) کو اس کی درخواست پر مدد کے لیے بہت بڑا جنگی بیڑا بھیجا تھا تاکہ باغی ان لو شان (An-Lu Shan) کی سرکوبی کی جائے ۔ یہ بحری بیڑا لنکا اور مالدیپ کے درمیان سے ہو کر چین تک گیا تھا ۔ [11]

اسی دور کے ایک یونانی ملاح پلاڈیوس (Palladius) کو بھی مالدیپ کے مجمع الجزائر میں جانے کا اتفاق ہوا ۔ وہ بیان کرتا ہے کہ ان جزیروں کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ ہے ۔ [12]

۲۳۷ ھ / ۸۵۱ م میں ایک گمنام مصنف نے سلیمان التاجر السیرانی اور ابو زید البحری کے سفر نامے مرتب کیے ، جنہیں Langles نے سلسلۃ التواریخ کے عنوان سے شائع کیا ۔ [13] وہ ابو جیش الحکم السواح کے حوالے سے لکھتا ہے کہ بحر ثالث میں ایک

---

۹ ۔ طبع حیدر آباد دکن ، ۱۳۶۳ ھ ، ۲/۲ : ۳۵

۱۰ ۔ طبع قاہرہ ۱۳۶۹ ھ ، ۲ : ۲۳۷ ۔

۱۱ ۔ یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور ، جشن نامہ ، لاہور ۱۹۷۶ء ، ۲ : ۱۳۹ - ۱۵۶ ۔

۱۲ ۔ Pseudo-Callisthenes: C. Mullers (یونانی/لاطینی) ، باب ہفتم (ص ۱۰۲)

۱۳ ۔ پیرس ۱۸۱۱ء ۔ Renaud اور G. Ferrand نے ترجمے بھی شائع کیے (پیرس ۱۹۲۲ء)

مجمع الجزائر ہے جو " دیبجات " کہلاتا ہے - یہان ایک ملکہ راج کرتی ہے - ان جزیرون مین ناریل کثرت سے پیدا ہوتا ہے - ہر جزیرہ ایک دوسرے سے ایک آدھ فرسخ کے فاصلے پر واقع ہے - ان جزائر مین کوڑیان بھی بڑی کثرت سے پائی جاتی ہین جو بالعموم پانی کی سطح پر آ جاتی ہین - یہان کپڑا بننے کی مقامی صنعت ہے اور سلی ہوئی قمیضین فروخت ہوتی ہین - سلیمان التاجر السیرافی کا بھی یہان سے گزر ہوا تھا - [۱۴]

اگرچہ بزرگ بن شہریار الرامہرمزی (متوفی ۳۴۳ ھ / ۹۵۳ م) بحر ہند کے اس خطے سے نہین گزرا مگر اس نے ان جزائر کا ذکر کیا ہے اور انہین " جزائر الزیاب " املاء کیا ہے - [۱۵] المسعودی (متوفی ۳۴۵ ھ / ۹۵۶ م) نے ان جزائر کو الدابیہات لکھا ہے - [۱۶] المسعودی ۳۰۴ ھ / ۹۱۷ م مین ملتان ، سندھ ، کنبایت اور صیمور سے ہوتا ہوا لنکا مین اترا - پھر اس نے مالدیپ بھی دیکھا - اس نے مشاھدۂ بہت سی دلچسپ تفصیلات بیان کی ہین - جب المسعودی ان جزائر مین پہنچا تو اسے معلوم ہوا کہ ان جزائر مین ایک عورت حکمران ہے - [۱۷] الادریسی (متوفی ۵۶۰ ھ / ۱۱۶۶ م) نے بھی ان جزائر کو " الدیبجات " ہی لکھا ہے - الشریف ابو عبداللہ محمد بن محمد الادریسی ۵۳۶ ھ / ۱۱۴۱ م سے کئی سال قبل مالدیپ مین وارد ہوا - وہ لکھتا ہے کہ یہان ایک ملکہ حکمران ہے - لوگ خوش حال زندگی بسر کر رہے ہین - ملکہ بڑی عدل پسند ہے -

---

۱۴ - سلسلة التواریخ ، پیرس ۱۸۱۱ ، ص ۳ ، ۵ ، ۶ ، ۷ ، ۱۴ -

۱۵ - عجائب الهند ، لائڈن ۱۸۸۳ - ۱۸۸۶ م ، ص ۲۸۱ -

۱۶ - عروج الذهب ، پیرس ۱۸۶۱ م ، ۱ : ۳۳۸ -

۱۷ - مروج الذهب ، پیرس ۱۸۶۱ م ، ۱ : ۳۳۸

ملک مین امن و امان هے ـ لوگ ملکه کی عـزت کرتے هین اور فرمانبرداری مین کوئی کسـر اٹھـا نہین رکھتے ـ مختلف تہوارون پر ملکه اور شاهی خاندان کی خواتین هاتھیون پر سوار هو کـر ایک عظیم الشان جلوس کے جلو مین نکلتی هین ـ ان کے پیچھے پیچھے ملکه کے خاوند ، وزیرون اور امراء اور درباریون کے ٹولے جاتے هین ـ باجے اور ڈھول بجتے هین ـ اور یه جلوس جھنـڈے اور جھنـڈیون سے آراسته هوتا هـے ـ [18] مگر ادریسـی کا یـه بیان کـه ملکه اور خواتین محل هاتھیون پر سوار هو کر جاتی هین محال اور مستبعد هے ـ یہان کے جزیرے نـه هاتھیون کا بوجھ برداشت کر سکتے هین نـه یہان پر سمندر پار سے هاتھی برآمد کیے جا سکتے هین ـ [19]

قرائن سے همین پتـا چلتا هے کـه ۵۴۸ ھ / ۱۱۵۳ م مین ابوالبرکات یوسف المغربی البربری ایک عرب مالدیپ مین وارد هوا ـ یہان ۵۳۵ ھ / ۱۱۴۱ م سے راجـه " تیمو جی مہا کلمدجا " حکمران تھا ـ ابوالبرکات کی کرامات سے یـه راجه حلقه بگوش اسلام هو گیا ـ [20] اور اس کی اطاعت مین اس کی رعایا بھی مسلمان هو گئی ـ ۶۷۴ ھ / ۱۲۷۵ م مین مارکو پولو چین سے برما ، لاؤس ، سیام ، جاوا ، سماٹـرا ، انڈیمـن ، لنکا اور مالدیپ کے مجمع الجزائـر سے هوتا هوا هرمز کے راستے واپس اٹلی گیا ـ وہ ان جزیرون کی تعداد بارہ هزار بتاتا هـے ـ وہ مزیـد لکھتا هـے کـه یہان کے سلطان کا لقب یـه هـے :

" بارہ هـزار جزیرون اور تیرہ اٹل کا بادشـاہ " ـ [21]

---

۱۸ ـ الادریسـی : نـزهـة المشتاق ، ص ۱۳۵

۱۹ ـ بیـول (H.Yule) *Cathay & the Way Thither* ، لنـدن ۱۹۱۵ ، ۳ ، ۱۹۴

۲۰ ـ ابن بطوطـة : تحفـة النظـار ، ۲ :

۲۱ ـ بیـول (H.Yule) *The Book of Ser MarcoPolo* ، لندن ۱۸۷۱ء ، ۲ : ۳۰۸ ـ

بحر هند کے اس خطے مین غیر ملکون کے سیاحون، تاجرون، جغرافیا دانون اور مورخون کے بحری سفر کا سلسلہ جاری رہا - مگر بہت کم سیاحون اور تاجرون نے اپنے سفرنامے مرتب کیے، یا ان کے سفرنامے اور یادداشتین ہم تک نہین پہنچین - ان سیاحون مین سے گنتی کے صرف چند عالم ایسے ہین جن کے تاثرات مالدیپ کی ثقافت اور سیاست پر روشنی ڈالتے ہین - ایک ابن بطوطہ ہے اور ایک پائیرارڈ ہے - ان دونون کو مالدیپ مین کافی لمبی مدت تک رہنے کا موقعہ ملا -

۷۴۳ ھ / ۱۳۴۳ م مین مشہور عالم ابن بطوطہ مالدیپ مین وارد ہوا - اور اس مجمع الجزائر مین وہ ایک ڈیڑھ سال تک مقیم رہا - اس نے اپنے رحلہ (بعنوان تحفۃ النظار فی غرائب الامصار و عجائب الاسفار) مین مالدیپ کے حالات و کوائف بڑی تفصیل سے بیان کیے ہین - ابن بطوطہ نے ایک معزز شہری بن کر وہان کے معاشرے کے مشاغل اور سرگرمیان دیکھین اور ان مین بھرپور حصہ لیا - وہ دہلی مین بھی قاضی القضاۃ کے عہدے پر فائز تھا اور یہان بھی اسے قاضی القضاۃ (فند یار قالو) کا منصب تفویض کر دیا گیا - اس طرح اسے مالدیپ کے سیاسی، انتظامی اور ثقافتی معاملات کو بہت قریب سے دیکھنے کی سہولت میسر تھی - یہان تھوڑے عرصے کے بعد ہی اس نے ایک وزیر کی بیٹی سے نکاح کر لیا - پھر تین اور طبقہ کی خواتین کو اپنے حبالۂ نکاح مین لے لیا - دو ایک کنیزین ان کے علاوہ تھین - چنانچہ دیہی نہ جاننے کے باوجود ابن بطوطہ بہت جلد مالدیپ کے باشندون مین گھل مل گیا -

تقریباً اسی دور مین ایک سیاح جان (John of Montecorvino) جو غالباً ۱۳۲۸ م مین وفات پا گیا، مالدیپ مین آیا - وہ یہان کے مختلف اٹولون کے نامون سے واقف تھا - اسی طرح فرانس کا جہاز ران ہنری ثانی (جس کا گزر ۹۶۲ ھ / ۱۵۵۵ م مین ان جزائر سے ہوا) اس وقت کے نامون سے واقف تھا -